2۔ رخ و زلف پر جان کھویا کیا

خواجہ حیدر علی آتش

(1764ء۔۔۔۔1846ء)

ابتدائی حالات:

نام حیدر علی اور تخلص آتش تھا۔ آفیض آباد، لکھنو میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام خواجہ علی بخش تھا جو دلی کے ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے تھے ۔ شجاع الدولہ کے عہد میں دلی چھوڑ کر فیض آباد آگئے۔ ابھی اتس صغیر سن تھے کہ والد وفات پا گئے اس لئے ان کی تعلیم و تربیت بہتر طریقے سے نہ ہو سکی ۔آتش نے نواب مرزا تقی خان کی ملازمت اختیار کرلی۔ ان کے ساتھ لکھنا ہوا وے ساری میں بھی ان کی شاگردگی اختیار کی آپ کے ہم عصر شاعر امام بخش ناسخ میں کی مار کے مارے آپ قلندرانہ مزاج کے حامل تھے اس لیے کسی دربار سے وابستہ نہیں ہوئے۔

الفاظ کی نگینہ کاری:

آتش غزل گو شاعر تھے۔ ان کی غزلوں میں تغزل کی بیشتر خوبیاں پائی جاتی تھی۔ وہ بھی اپنے زمانے کے دیگر شعراء کی طرح شاعری کا شاعر صناعی ، مرصع کاری اور الفاظ کی نگینہ کاری کہتے تھے۔ تاہم آتش کے حامی انو سوقیانہ پن دکھائی نہیں دیتا تھا اس وقت کے لکھنوی شعرا کے کلام میں جا بجا نظر آتا تھا۔ آتش کے کلام میں فرق ہونا تو قال تصوف دنیا کی بے ثباتی پہ پسندی درویشانو رنگ اور اخلاقی مضامین بکثرت دکھائی دیتے ہیں ان کی غزلوں میں تغزل رجائیت سادگی و سلاست نادر تشبیہات و استعارات اور آتش بیانی کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔

تصانیف: آتش کی تصانیف میں ان کا کا کلیات ہی اہم ہے جس میں ان کا وہ سارا کلام شامل ہے جو مختلف

مُشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اشکوں	آنسوؤں	رخ	چہرہ
زنخدان	ٹھوڑی	کِشتِ سخن	شاعری کی کھیتی
وصفِ دندان یار	محبوب کے دانتوں کی خوبی	وصفِ دندان یار	محبوب کے دانتوں کی خوبی